# 66086 ـ صبح سفر کرنا تھا اس لیے روزہ نہ رکھنے کی نیت کی لیکن پھر سفر نہ کیا

**سوال**

انسان سفر کرنے کے عزم کی بنا پر صبح روزہ نہ رکھنے کی نیت کرے اور فجر کے بعد کچھ کھانے پینے سے قبل سفر نہ کرنے کا فیصلہ کرے تو اس کا حکم کیا ہو گا ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

کتاب و سنت اور اجماع اس پر دلالت کرتا ہے کہ مسافر کے لیے رمضان المبارك میں روزہ ترك کر سکتا ہے، پھر ان ایام کی بعد میں قضاء کرے گا جس کے روزے نہ رکھے ہوں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے البقرۃ ( 185 ).

اور جو شخص اپنے شہر میں ہی ہو اور سفر کا عزم کرے تو اسے اس وقت تك مسافر نہیں کہا جائے گا جب تك وہ اپنے شہر کی عمارتوں سے دور نہیں چلا جاتا، لہذا اس کے لیے صرف سفر کی نیت کی بنا پر سفر کی رخصت مثلا روزہ نہ رکھنا، نماز قصر کرنا حلال نہیں ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تو مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا مباح کیا ہے، اور وہ اس وقت تك مسافر نہیں جب تك اپنا علاقہ اور شہر یا بستی نہیں چھوڑتا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں دن کے وقت سفر کرنے والے مسافر کو روزہ چھوڑنے کا حق ہے ذکر کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

" جب یہ ثابت ہو گیا ؛ تو اس کے لیے اس وقت تك روزہ چھوڑنا مباح نہیں جب تك کہ وہ آبادی کو اپنے پیچھے نہ چھوڑ دے، یعنی وہ وہاں سے نکل جائے اور آبادی کو تجاوز کر جائے.

حسن رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اگر وہ چاہے تو جس دن سفر کرنا چاہتا ہے اپنے گھر میں ہی روزہ چھوڑ سکتا ہے.

اور عطاء رحمہ اللہ تعالی سے بھی ایسا ہی مروی ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: حسن رحمہ اللہ تعالی کا قول شاذ ہے، اور کسی ایك کو بھی حضر کی حالت میں روزہ چھوڑنے کا حق حاصل نہیں، نہ تو اس کی اثر میں دلیل ملتی ہے اور نہ ہی نظر میں، اورحسن رحمہ اللہ تعالی سے اس کے خلاف بھی مروی ہے.

پھر ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ وتعالی کا قول:

جو کوئی بھی اس ماہ مبارك کو پالے وہ اس کے روزے رکھے البقرۃ ( 185 ).

اور یہ شاہد ( یعنی حاضر اور مقیم ہے اس نے سفر نہیں کیا ) ہے اور اسے اس وقت تك مسافر نہیں کہا جاسکتا جب تك کہ وہ اپنے شہر اور بستی سے نکل نہ جائے، اور جب تك وہ شہر اور بستی میں ہے اسے مقیم اور حاضرین کے احکام ملیں گے، اور اسی لیے وہ نماز بھی قصر نہیں کرتا" انتہی

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی ( 4 / 347 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

سوال: ؟

ایك شخص نے سفر کی نیت کی اور جہالت کی بنا پر گھر میں ہی روزہ چھوڑ دیا، تو کیا اس پر کفارہ لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" گھر میں ہی اس کے لیے روزہ چھوڑنا حرام ہے، لیکن اگر اس نے سفر پر نکلنے سے قبل گھر میں ہی روزہ چھوڑ دیا تو اس پر صرف قضاء لازم آتی ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ ( 133 ).

اور الشرح الممتع میں کچھ اس طرح کہتے ہیں:

" سنت نبویہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار میں ہے کہ جب وہ دن کے دوران سفر کرے تو اسے روزہ چھوڑنے کا حق حاصل ہے، لیکن کیا اس کے لیے بستی چھوڑنا شرط ہے ؟ یا کہ جب وہ سفر کا عزم کرے اور سفر کے لیے چل نکلے تو اسے روزہ چھوڑنے کا حق حاصل ہے؟

جواب:

سلف رحمہ اللہ سے اس میں دو قول ہیں:

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب وہ سفر کی تیاری کر لے اور صرف سواری پر سوار ہونا باقی ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ ایسا کیا کرتے تھے.

اورجب آپ آیت پر غور کرینگے تو آپ پائیں گے کہ یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ وہ شخص تو ابھی تك مسافر نہیں، بلکہ ابھی تك مقیم اور حاضر ہے تو اس بنا پر اس کے رزوہ چھوڑنا جائز نہیں، لیکن جب وہ آبادی اور گھروں کو چھوڑ دے تو جائز ہے....

لہذا صحیح یہی ہے کہ وہ بستی سے نکلنےاور اسے چھوڑنے سے قبل روزہ نہ چھوڑے، اور اس لیے اس کے لیے شہر اور بستی سے نکلنے کی بنا پر نماز قصر کرنا بھی جائز نہیں " انتہی کچھ کمی وبیشی کے ساتھ

دیکھیں: الشرح الممتع ( 6 / 218 ).

تو اس بنا پر جس شخص نے رات کے وقت سفر کا عزم کیا تو اس کے لیے صبح روزہ چھوڑنا جائز نہیں، بلکہ اسے رات کے وقت لازمی روزے کی نیت کرنا ہو گی، اور اگر صبح وہ سفر کرے تو اس کے لیے بستی اور شہر چھوڑنے کے بعد روزہ چھوڑنا جائز ہے.

حاصل یہ ہوا کہ:

جس شخص نے رات کے وقت ہی اس دلیل کے ساتھ روزہ نہ رکھنے کی نیت کی کہ صبح اس نے سفر کرنا ہے، اس نے غلطی کی، اسے اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا ہو گا، حتی کہ فرض کریں اگر اس نے سفر نہ کیا؛ تو بھی کیونکہ اس نے رات کو روزے کی نیت نہیں کی تھی.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے رات کو فجر سے پہلے پہلے روزے کی نیت نہ کی تو اس کا روزہ نہیں ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 2454 ) سنن ترمذی حدیث نمبر ( 730 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سفر نہ کرنے کی حالت میں اس پر لازم ہے کہ وہ رمضان المبارک کا احترام کرتے ہوئے باقی سارا دن کھانے

پینے اور روزہ توڑنے والی دوسری اشیاء سے اجتناب کرے، کیونکہ اس نے کسی شرعی عذر کے بغیر روزہ چھوڑا ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع ( 6 / 209 ).

لہذا سائل کو اپنے کیے پر اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور اس دن کی قضاء میں ایك روزہ رکھنا چاہیے.

واللہ اعلم .